مطبوعات

اسلامی انقلاب کا منہاج | سیّد معروف شاہ شیرازی - ناشر: منشوراتِ اسلامی، چنارکوٹ ضلع مانسہرہ - جدید طباعت، کاغذ ذرا عوامی، ٹائیٹل رنگین، صفحات: ۱۳۶ قیمت: ۲۷/ روپے۔

شاہ صاحب مکرم صاحبِ علم و مطالعہ بھی ہیں اور بحرِ تفکّر و تحقیق کے شناور بھی - ان کے ذہن میں مسائل و مباحث ہمیشہ ٹھاٹھیں مارتے محسوس ہوتے ہیں - پیشِ نظر کتاب ان اصحاب کے بحثوں کے جواب میں لکھی گئی ہے، جو تحریکِ اسلامی سے اختلاف رکھ کر ہی اپنا وجود قائم رکھ سکتے ہیں - ان کے انتشار انگیز کام کا ایک اثر یہ ہو سکتا ہے کہ "کثرتِ تعبیرہا" کی وجہ سے اصل خواب پریشان ہو جاتے - مگر دوسری طرف ان کی تحریر و تکلّم میں اُسی تحریک کی اصطلاحات اور عنوانات اور استعارات اس طرح گھسے ہوتے ہیں کہ یہ ہر کسی کے لیے نشاناتِ راہ بن جاتے ہیں - صاحبِ منہاج نے انہی حلقوں سے یہ بات سُن لی ہے کہ علمی و سیاسی کام الگ الگ ہونا چاہیے - جب کہ مولانا نے خود علمی کام میں لگ کر سیاسی تحریک کی رفتار کو کمزور کر دیا - یہ انتہائی غلط تصوّر ہے کہ اسلامی جماعت میں ایک شعبہ تو نِہار و تفنّنف کا الگ ہو، ایک علمی و تحقیقی اور ادبی و صحافی کام کرنے والوں کا اور تیسرا جھنڈے اُٹھائے نعرے لگاتا ہوا میدانِ سیاست میں بڑھتا جاتے - مولانا مودودیؒ نے تو اسلام کو ایک مذہب اور بطورِ نظام موجودہ دَور میں چلنے کے ناقابل کہنے والوں کے چیلنج کا فوری جواب دینا ضروری سمجھا، نیز اپنے ساتھیوں اور بعد والوں کے لیے علمی کام کی بنیادیں رکھ دیں - رہا تقسیمِ کار کا اُصول، سو جماعتوں اور سیاسی تحریکوں (حتیٰ کہ حکومتوں) میں بھی ایسا نہیں ہوتا،

یا مثلاً فوج اور آرٹلری اور فضائیہ اور بحریہ کو لیجیے تو خاصی واضح علیحدگی کے باوجود ان میں گہرا ربط باہم ہوتا ہے، ورنہ جنگ تو لڑی ہی نہ جا سکے۔ فوج کے نقشہ نویس اور جاسوس اور لانگری تک یک جہتی سے کام کرتے ہیں۔ ہمیں کرنا صرف یہ چاہیے کہ ہم کچھ نوجوانوں کو اس سمت میں لگائیں کہ وہ انہماک سے مطالعہ و تحقیق کا کام کریں۔ ایک ٹیم ادب و صحافت کے میدانوں میں جائے، کوئی شعبۂ خدمتِ خلق سنبھالے، لیکن کسی نہ کسی اجتماع اور فورم اور مشاورت کے ذریعے ان میں ہم آہنگی کا سلسلہ مضبوط رہے۔ ورنہ ریسرچ والے کہیں گے کہ کام غلط تصورات پر ہو رہا ہے، سیاست والے اپنا سر اونچا رکھ کر کہیں گے کہ ہمارے کام میں کوئی مداخلت نہ ہونی چاہیے۔ اور ارباب زہد و خشیت پکاریں گے کہ یہ سب کچھ دنیا کے گندے کھیل ہیں۔ ہم اس طرح الگ الگ جتھے نہیں بنا سکتے۔ ایک ہی جماعت کی ایک ہی لیڈرشپ کو مختلف صلاحیتوں کے آدمیوں کو مختلف کاموں میں لگانا ہوگا۔ اور پھر ان کو باہم متعلق اور ہم آہنگ رکھنا ہوگا۔ ورنہ پہلے اختلافات، پھر تصادم اور پھر علیحدگیاں شروع ہو جائیں گی۔

افسوس ہے کہ زیادہ بحث کرنا ممکن نہیں۔ کتاب کو مفید اور دلچسپ اور فکر انگیز پاتا ہوں۔ شیرازی صاحب نے نئے نئے فلسفہ طرازانِ انقلاب کو مضبوط استدلال اور نرم اسلوب سے جواب دیا ہے۔

حسن البناء شہید کی ڈائری | مؤلف جناب حسن البنا شہیدؒ۔ مترجم مولینا خلیل احمد حامدی۔ مرکزی مکتبۂ اسلامی دہلی ۶۔ سفید کاغذ۔ صفحات: ۲۶۶۔ سرورق رنگین، دبیز آرٹ کارڈ۔ قیمت: ۳۸/- روپے۔

میری خوش قسمتی ہے کہ میں نے اس کتاب کو پڑھا، بہت دلچسپی محسوس کی اور بہت استفادہ کیا۔ اس کا پہلا ایڈیشن کئی سال پہلے (۱۹۷۰ء میں) اسلامی پبلیکیشنز سے شائع ہوا۔ اُس وقت ترجمان القرآن میں تبصرہ بھی شائع ہو گیا۔ اب یہ نیا ایڈیشن بھارت سے چھپا ہے۔ اس پر از سرِ نو تفصیلی ریویو کی ضرورت نہیں۔ مختصراً یہ کہ عالمِ انسانیت اور دنیائے عرب

کی خرابیٔ احوال اپنی جگہ، مصر کے حالات بہت خراب تھے۔ لادین قوم پرست، انگریزی اقتدار کی چالیں، قبطی صلیبیوں کا انگریزی شہ پر شرانگیزی کرنا، نتیجتاً خانہ جنگی، حکمرانوں کا نفاق، تجدد پسندوں کی روش، مغربی تہذیب و معاشرت کی یلغار، تفریقِ دین و سیاست، خاتمۂ خلافت، آزادیٔ نسواں، اسلام کے لیے معذرت خواہانہ رویہ، عرب قومیت کا نعرہ (بلکہ فرعونیت کی لہر)، قدیم و جدید کی جنگ، لہو و لعب کا طوفان، ملحدانہ اور اسفل ادب کا فروغ — یہ تھیں بلائیں جن میں مصر گھرا تھا اور کچھ اُمید نہیں ہوتی تھی کہ سلامتی کا کوئی راستہ نکلے گا۔

وہ راستہ حسن البناء کی شکل میں نکلا، جنھوں نے دلسوزی کے ساتھ، مگر صبر و حکمت سے دعوتِ حق کا کام شروع کیا۔ اور وہ ڈگر چھوڑ دی کہ دین کی آواز ہمیشہ مساجد کے حلقوں سے بلند کی جاتی تھی۔ انہوں نے دعوتِ حق کا کام قہوہ خانوں، ہوٹلوں اور تنوروں کے مجمعوں سے شروع کیا۔ پھر یہ ڈائری اوّل سے آخر تک ان کے دعوتی تجربات اور عجیب عجیب واقعات اور کرداروں کو سامنے لاتی ہے۔ یہ تفاصیل پڑھ کر ہی معلوم کریں۔

خطباتِ بہاولپور از جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب (مقیم پیرس) ناشر برائے اشاعت سوم: ادارہ تحقیقاتِ اسلامی، اسلام آباد، پوسٹ بکس نمبر ۱۰۳۵، پاکستان۔ بڑی تقطیع پر (۲۶ سطر فی صفحہ) ٹائپ سے سفید کاغذ پر چھپائی۔ ۴۶۶ صفحات کا یہ مجموعۂ تقاریر ہے، جو خطباتِ مدراس کی طرز کی چیز ہے۔ افسوس ہے کہ اتنی بھاری کتاب پر دبیز کارڈ کا ٹائیٹل لگا ہوا ہے۔ قیمت ۱۵۰/- روپے۔

میں تمہیدی فقرے میں یہ ذاتی تاثر بیان کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ ڈاکٹر محمد حمید اللہ میری پسندیدہ علمی و دینی بزرگ شخصیتوں میں سے ایک ہیں۔ اور میں انہیں دورِ حاضر کے آسمانِ تاریخِ ملت پر ایک درخشاں ستارے کی صورت میں دیکھتا ہوں۔

بہاولپور یونیورسٹی کی دعوت پر ڈاکٹر صاحب کے دیئے ہوئے یہ ۱۲ خطبات جو اس مجموعے میں ہیں، ایمانی شعور اور فہم دین کے لیے بہت مفید ہیں۔ موضوعات بہت اہم

ہیں: ۱- تاریخ قرآن مجید ۲- تاریخ حدیث شریف ۳- تاریخ فقہ ۴- تاریخ فقہ و اجتہاد ۵- اسلامی قانون بین الممالک ۶- دین (عقاید، عبادات، تصوف)۔ ۷- عہدِ نبویؐ میں مملکت اور نظم و نسق ۸- عہدِ نبویؐ میں نظام دفاع اور غزوات۔ ۹- عہدِ نبویؐ میں نظامِ تعلیم ۱۰- عہدِ نبویؐ میں نظامِ تشریع و عدلیہ ۱۱- عہدِ نبویؐ میں نظامِ مالیہ و تقویم ۱۲- عہدِ نبویؐ میں تبلیغ اسلام اور غیر مسلموں سے برتاؤ۔ ہر لیکچر کے بعد سوال و جواب کا سلسلہ ہے۔ آخر میں کتابیات کی فہرست ہے، نیز اشاریہ۔ کتاب میں نقشے بھی ہیں اور حضورؐ کے خط کا عکس بھی۔

عنوانات کو دیکھیں تو پورے اسلامی نظام پر حاوی ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے لکھے ہوئے مقالے پڑھنے کے بجائے عام طریق سے خطاب کیے ہیں۔ مسائل، اشخاص، کتب، علوم قرآن و حدیث و فقہ کی ترقی پر ایسے خوب صورت انداز میں گفتگوئیں کی ہیں کہ کسی ادبی نگارش کی طرح پُرلطف لگتی ہیں اور پڑھنے والے کو محسوس ہوتا ہے کہ خود ڈاکٹر صاحب اس کے سامنے تقریر کر رہے ہیں۔ طریق تفہیم بہت ہی سادہ اور مؤثر ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے خاص طور پر زور دے کر بتایا ہے کہ کتابِ الٰہی کی کتابت، تدوین و ترتیب اور اس کی حفاظت کے انتظامات اور تمام اُمت کو ایک قراءت اور ایک مرکزی نسخے پر جمع کر دینا کہ آج تک ایک شوشے کی تبدیلی بھی نہیں ہو سکی، حیرت ناک کارنامہ ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحب نے یہ بھی فرمایا کہ اُصولِ فقہ یا اُصولِ قانون کا علم دنیا بھر میں کسی قوم نے پہلے مدون نہیں کیا تھا۔ یہ کام بھی صرف مسلمانوں کا کیا ہوا تھا۔ اسی طرح معیاری شکل میں قانون بین الممالک کی تدوین کا سہرا بھی مسلمانوں کے سر ہے۔

میں نے بہت غور سے دیکھا کہ اس دَور کی ناوک اندازیوں کا نشانہ بننے والے اہم مسائل میں ڈاکٹر صاحب کا موقف بڑا مضبوط ہے۔ حتیٰ کہ رجم، امام مہدی، سُود، ڈاڑھی، غلامی وغیرہ مسائل پر ڈاکٹر صاحب نے اچھی رہنمائی دی ہے۔ بلکہ سُود کی حرمت کے بھی وہ قائل ہیں، مگر ایک مقام پر اُلجھن ہوئی۔ ص ۱۱۳ پر یہ ہے کہ "اگر ایسے بنک کا سُود ہو جس میں قرض دہندہ اور قرض حاصل کنندہ، دونوں منفعت اور خسارے

میں برابر کے تناسب سے شریک رہنے پر آمادہ ہوں تو وہ ریلو نہیں "۔ عملاً یہ خوب صورت الفاظ جامۂ عمل نہیں پہن سکتے۔ یہ بھی سوچتا رہا کہ کیا ہم مکہ کے دورِ دعوت و محنت کے رسم و رواج کو اس وقت کی شریعت اسلامی کا ماخذ قرار دے سکتے ہیں ؟ (ص ۸۸) میرا خیال ہے کہ دورِ ابراہیمی کے باقیات اور معروفات میں سے جس چیز کو قرآن اور نبی قبول کرلیں وہ اس کے بعد سے شریعت میں شامل ہوں گی۔ فی نفسہٖ شریعت کا ماخذ کہنا غیر ضروری ہے۔ عورت کی نبوت پر یہ کہنا کہ ایک طرف خدا کا حکم ہے، دوسری طرف یہودیوں کا بیان، لہٰذا میرے لیے فیصلہ کرنا مشکل ہے؟ کیوں مشکل ہے صاحب! آپ سیدھے سیدھے خدا کا ساتھ کیوں نہ دیں۔ (ص ۱۳۱) قرآنی مثال شجرۂ طیبہ کا اطلاق اسلامی فقہ پر اچھا لگا۔ (ص ۸۵)۔ اُم ورقہ کی امامت والا قصہ بروئے تحقیقِ حدیث درست نہیں بہ حیثیت مجموعی دین کا علم اور دین کی محبت دینے والی بہت قیمتی کتاب ہے۔

پہاڑوں کا بیٹا از جناب ملک احمد سرور صاحب۔ ناشر: مکتبہ ہمدرد ڈائجسٹ ۲۴، چیمبرلین روڈ، لاہور۔ اسٹاکسٹ: البدر پبلیکیشنز ۲۳۔ راحت مارکیٹ، اُردو بازار، لاہور۔ سفید کاغذ پر صاف ستھری طباعت، دبیز آرٹ کارڈ کا رنگین ٹائٹل۔ ص ۲۴۶۔ قیمت: ۴۵/۔ روپے۔

نوجوانوں کے لیے لکھے گئے اس عوامی ناول کو پڑھ کر میں بہت خوش ہوا۔ فن کی مروجہ باریکیوں کی ایسے لٹریچر میں اتنی اہمیت نہیں ہوتی، جتنی ان واقعات و کردار کی سادہ تصویر کشی کی ہوتی ہے جن کی کڑیاں جڑنے سے ناول بنتا ہے اور ناول کی وحدت کو ایک یا چند مستقل کردار اور علت و معلول یا مہمات اور نتیجہ کا تسلسل قائم کرتا ہے۔ اس ناول کی ریڑھ کی ہڈی علی کا کردار ہے جو مجاہد سپاہی سے ترقی کر کے اپنی بہادری اور جنگی حکمتِ عملی کی مہارت۔ اور عملی کارناموں کے ذریعے کمانڈنگ پوزیشن تک پہنچا۔ علی ناول کے آسمان پر لہراتی ہوئی بجلی محسوس ہوتا ہے۔ یہاں کڑکی، وہاں چمکی، ادھر گری

یا دُور کہیں آسیبوں اور چڑیلوں کے لشکروں کو پھونک ڈالا۔

کمانڈر علی کا طاہرہ سے اور عبدالرحمن (روسی مسلمان) کا زبیدہ کے درمیان بڑے پاکیزہ طریق سے دل کو دل سے ربط ہو جاتا ہے۔ اور ملک احمد سرور صاحب بغیر مروجہ جنسی ہیروئن کے چٹخاروں کے اسے رومانس کے بجائے حیادارانہ طریق پر مناکحت کی منزل تک لے جاتے ہیں۔ روسیوں کے مظالم کے مناظر، مجاہدین کی سرفروشانہ کارروائیوں کی رُوداد یں، نت نئی مشکلوں کا پیش آنا اور مشوروں سے ان کا حل نکالنا، مجاہدین کا قیدی علی کو کابل سے چھڑا کر لانا، دریائے آمو پار کر کے روسی مسلم علاقے میں داخلہ اور وہاں کے حالات کا تذکرہ، نیز وہاں قلوب میں جہاد کی بارودی سرنگوں کی موجودگی کا احساس، قرآن کے نسخوں کی بہترین تحفوں کی حیثیت سے تقسیم ــــ آدمی ناول نگار کے ساتھ ساتھ نجانے کہاں کہاں تک گھوم آتا ہے۔

ایسی چیزیں ضرور لکھی جانی چاہئیں ــــ اعلیٰ سطح کی بھی، اور عوامی سطح کی بھی، تاکہ لادینیت پرستی، غلامیٔ مغرب اور خواہشات ولذات کی اسیری اور جنسی چٹخاروں کے مزبلہ خانوں سے دماغوں کو اُوپر اُٹھایا جا سکے۔

SUNSHINE AT MADINA. از جناب زکریا بشیر صاحب۔ ناشر: اسلامک فاؤنڈیشن، MARK FIELD, (UNITED KINGDOM) LEICESTER LE6 ORN

الحمدللہ کہ سیرتِ نبویؐ کے چمن زار میں روز بروز نئی کیاریوں کا اضافہ ہو رہا ہے۔ اور آج کے دَور کا انسان سیرت وحدیث کے لفظی تصاویر کے البم اور حضورؐ کی شخصیت اور کردار سے متعلق واقعاتی مآد و جزر کے ذریعے اتنا تفصیل سے جان سکتا ہے۔ گویا کہ وہ بالکل پاس بیٹھا ہو یا ساتھ ساتھ چل رہا ہو۔ "مدینہ میں درخشانیٔ آفتاب" بھی علمی سطح پر ایسا ہی ایک حقیقت نما فلم پیش کرتی ہے۔

پہلے میں نے جستہ جستہ کتاب کو دیکھا، بعض خاص نکات پر نگاہ ڈالی، پھر خورشید صاحب کا زوردار (زبان اور مطالب دونوں لحاظ سے) FORWARD پڑھا اور اسے پڑھ کر خیال ہوا کہ اسی مقالے کی چند سطریں تعارفی تبصرے کے لیے کافی ہیں۔

پھر مؤلف کا مقالہ تعارف کتاب پڑھا۔ اور اندازہ ہوا کہ کتنے وسیع مطالعے کے ساتھ کام کیا گیا ہے۔ خصوصاً اس کتاب کی انگریزی زبان نے تو مجھے والہیت میں بتلا کر دیا۔ مؤلف نے مآخذ پر جو گفتگو کی ہے وہ بہت ضروری اور قیمتی ہے۔

یہ طویل اور اصل مبحث بڑا توجہ طلب ہے کہ فاضل مؤلف نے محمدی معاشرہ کے ستون شرح و بسط سے سمجھائے ہیں۔ حضورؐ سے متعلق دو دستاویزات پر تفصیلی بحث کی ہے۔ ایک "صحیفہ" وہ دستاویز جو مدینہ کے مختلف قبائل اور مذاہب کو ایک مرکز سے وابستہ رکھ کر چلنے کے لیے تحریری طور پر تیار کی گئی۔ اور سب سے تائید حاصل کی گئی۔ دوسری خطبۂ حجۃ الوداع۔

حضور کی حیاتِ خانہ داری اور ازواجِ مطہرات کے اہم مبحث پر معلومات فراہم کی گئی ہیں۔

مصنّف سیرتِ مطہرہ کے میدان میں حضورؐ کے مکّی دَورِ دعوت و محنت اور ہجرت پر پہلے لکھ چکے ہیں۔ اب پیشِ نظر کتاب آئی ہے۔ خورشید صاحب نے آخری بحث جہاد و غزوات پر لکھنے کا مشورہ دیا ہے۔ اور میرا مشورہ یہ ہے کہ آخری کتاب اسلام کے اصولِ عدل اور حضورؐ کی اخلاقی انصاف پسندی اور عدالتی دائرے میں معدلت گستری اور اسلامی قانون کے تفوق کو نمایاں کیا جائے۔

یہ کتاب نہ صرف تحریکی انداز اور اہلِ مغرب کے لیے بہترین انگریزی زبان اور ترتیب مباحث میں وجوہِ کشش رکھتی ہے، بلکہ اس کا معیارِ تحقیق بھی مغربی مسلّمہ معیارات سے کم نہیں۔ بات بات پر اسلامی مآخذ میں سے اقتباس پیش کر کے استدلال کیا ہے۔ آخر میں نوٹس اور حوالوں کا خاص اہتمام ہے۔ نیز دَورِ جدید کے تقاضوں کے مطابق نہایت اچھا انڈکس شامل کیا گیا ہے۔

افسوس ہے کہ جگہ کی قلت کی وجہ سے ہم نہ اس کتاب کے اچھے اچھے مندرجات کو پیش کر سکتے ہیں، نہ اخلاقی نکات پر بحث کر سکتے ہیں۔

ترکی کا مردِ مجاہد | تصنیف ڈاکٹر سعید رمضان البوطی۔ ترجمہ از مولینا خلیل حامدی۔ ناشر: ادارہ معارف اسلامی، منصورہ۔ لاہور۔ تقسیم کنندہ: المنارہ بک سنٹر، منصورہ ملتان روڈ، لاہور۔ کوڈ ۵۴۵۷۰۔

مشرق و مغرب کے درمیان ایک پُل کی طرح قائم ترکی بڑی اہمیت کی مسلم سلطنت ہے۔ جہاں اسلام اور مغربیت اور سیکولرازم اور آمریت کی شدید کشمکش کی لمبی تاریخ ہے۔ یہاں جن ہستیوں نے انور پاشا کے بعد لادینی آمریت کے پتھروں کو توڑ توڑ کر دعوتِ اسلام کے لیے راستہ بنایا، ان میں بڑا ممتاز مقام بدیع الزمان سعید نورسی کا ہے۔ ترکی قوم اور نوجوانوں میں بیداری پیدا کرنے کے لیے اس مجاہد نے مخالفتوں اور قید و بند کے باوجود بڑی عرق ریزی سے کام کیا ہے۔ اس کی روداد لکھنے والا بھی صاف دل ہے اور ترجمہ کرنے والے صاحب بھی متاعِ سوز و ساز رکھتے ہیں۔

گلشنِ اقبال | مصنف: پروفیسر اسرار احمد خاں سہاوری۔ ایم اے۔ ناشر: محمد انور خلیلی۔ ملنے کا پتہ: دارالاشاعت ادارۂ تنظیم مساجد ۱۱۵۔سی سٹیلائٹ ٹاؤن، گوجرانوالہ قیمت: ۱۵/۰ روپے۔

میرے محترم دوست، بھائی، ادیب، شاعر، معلّم، دانش ور ساری عُمر تعمیری و فلاحی ادب کی خدمت کرتے رہے اور اب بھی وہ خون اور پسینے کی آخری بوندیں اسی سفرِ عشق میں کھپا رہے ہیں۔ میرے دل میں ان کی بڑی قدر ہے۔ مگر جب کتابوں کا ڈھیر (اس وقت بھی یک صد کتابیں برائے ریویو ہوں گی) دیکھتا ہوں تو ہر مرتبہ جن اپنوں کی

خدمت کو مؤخر کرنا چاہتا ہوں، بلا تکلف کر دیتا ہوں۔ اور ایک بار نہیں، تین تین بار ۶، ۶ مہینے۔ میری اس کوتاہی کے ایک خاص مجروح پروفیسر صاحب ہیں۔ اور آپ تو ان کی کتاب ہاتھ میں لی تو دیکھتا ہوں کہ جگہ اتنی کم ہے کہ پہلے ہی سے شرمندہ ہوں۔ میں صرف چند لفظوں میں بات کروں گا کہ ۳۶ صفحے کی کتاب میں پروفیسر صاحب نے فہم اقبال، تفہیم اقبال اور محبت اقبال کا حق ادا کر دیا ہے۔ جس شخص نے ساری عمر اقبال کی فکر، شاعری اور اس کے ذوقِ جمال کی غواصی کی ہو، اب وہ کسی زیادہ بحث و تجربہ کا محتاج نہیں۔ عشق کے معاملے "بحرفے می تواں گفتن" والے ہوتے ہیں۔

خیال فرمایئے، یہ جنوری ۱۹۸۹ء کی مطبوعہ کتاب ہے۔ ہماری بے تکلفی بھی حد سے گزر گئی۔

ہندوستانی سماج اور دعوت اسلامی | اشاعت خاص ماہنامہ رفیق منزل۔

مدیر اعزازی منور حسین فلاحی۔ دفتری امور: منیجر رفیق منزل، ۲۳۰۔ ابوالفضل انکلیو اوکھلا۔ نئی دلی۔ ۱۱۰۰۲۵ (انڈیا)۔ اس خاص نمبر کی قیمت: ۸/- روپے۔ سالانہ چندہ ۲۵/- روپے۔

درسی کتابی سائز کے اس رسالے کا پیش نظر خاص نمبر بڑے اہم مضامین پر مشتمل ہے۔ ان پر تفصیلی گفتگو تو نہیں کی جا سکتی، البتہ عنوانات سے آپ اندازہ کر لیں۔ ۱۔ جدید ہندو مذہبی تحریکات ۲۔ احیا پسند ہندو طلبہ تنظیمیں ۳۔ کمیونسٹ طلبہ تنظیمیں۔ ۴۔ ہندوستان میں تہذیبی جارحیت ۵۔ مسیحیت ۶۔ بھارتی سیکولرازم ۷۔ ہندوستان کے دینی مدارس ۸۔ اسلام کا روحانی نظام ۹۔ مسلم جماعتوں کا سیاسی طریق کار ۱۰۔ اسلام میں رخصت و عزیمت کے تصورات ۱۱۔ اسلامی تہذیب و تمدن کا تحفظ۔ ۱۲۔ تربیت اور اس کے ذرائع۔ ۱۳۔ تحریک اسلامی ہند۔

کاش کہ کوئی صاحب تفصیل سے پڑھ کر، غیر ضروری یا اسلام کے متعلق انتشار انگیز اختلافی عنصر کہیں پائیں تو بعض حصص کو چھوڑ کر منتخب مضامین پر مشتمل ایک کتاب مرتب کر کے پاکستان سے شائع کر دیں۔

اسلام کے بنیادی اصول | از شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب بن سلیمان التمیمی۔
اس پمفلٹ میں ایک مبحث دینِ اسلامی کے ۴ قاعدے بھی شامل ہیں۔ ترجمہ: سید محمد غیاث الدین۔ ناشر: ادارۂ طباعت و اشاعت، ریاض، سعودی عرب۔ کاغذ، طباعت، ٹائیٹل عمدہ، صفحات: ۸۵۔ مفت تقسیم۔

شبہات کا ازالہ | از شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب۔ ناشر: ادارۂ طبع و ترجمہ ریاض، مملکتِ سعودی عرب، کاغذ، طباعت، ٹائیٹل عمدہ، صفحات: ۳۷ مفت تقسیم۔

رشوت اور سفارش | سید محمد رضا۔ ناشر: ڈار پبلی کیشنز۔ پوسٹ بکس ۸۷۰۵ کراچی ۳۔ طبع چہارم۔ بربنائے عقیدت بے نظیر صاحب کے نام معنون۔ قیمت نامعلوم۔

مکافاتِ عمل | سید محمد رضا۔ ناشر: ڈار پبلی کیشنز، پوسٹ بکس ۸۷۰۵ کراچی۔ قیمت نامعلوم۔

محمد اکرم قریشی کے پمفلٹ | ۱۔ جماعتِ اسلامی کی سیاسی پالیسی۔ ناشر: شعبۂ نشر و اشاعت جماعتِ اسلامی پاکستان۔ ۲۔ اقامتِ دین۔ ۳۔ دینِ مصطفےٰ ۴۔ نظامِ مصطفےٰ۔ ۵۔ میں پردہ کیوں کرتی ہوں ۶۔ اولیائے چشتیہ کا نامور فرزند ۷۔ استحصال اور غربت کیوں؟

آخری ۶ پمفلٹ نذیر شہید اکیڈمی۔ جلال پور جٹاں، ضلع گجرات کے شائع کردہ ہیں۔ قیمتیں درج نہیں۔

عورت کی حکمرانی | از مولانا نذیر احمد الہاشمی۔ ناشر: الشریعۃ اکیڈمی پوسٹ بکس نمبر ۱۳۳۔ گوجرانوالہ۔ ماہنامہ "الشریعۃ" کا ایک شمارہ ہے اور ایک ہی مبحث پر مشتمل ہے۔ افسوس کہ قوم کے اعصاب پر تو عورت سوار ہے۔

عورت کی سربراہی کا مسئلہ "تالیف: حافظ صلاح الدین یوسف مدیر "الاعتصام"۔
باہتمام دارالدعوۃ السلفیہ شیش محل روڈ۔ لاہور ۲۔ کمپیوٹری طباعت قیمت درج نہیں

عورت کی سربراہی عملاً تو عذاب بن کر ہمارے سر پڑ گئی ہے مگر ہمارا ایمان اس کے خلاف آواز بلند کر رہا ہے۔ حافظ یوسف صاحب نے بڑے فاضلانہ طریق سے اس بحث کے مختلف پہلوؤں کو سمیٹا ہے۔ حافظ صاحب نے متعدد معترضین کی بحثوں کے خوب عالمانہ جواب دیے ہیں۔ خصوصاً میں ام ورقہ والے مسئلے میں ڈاکٹر کا سمیہ اللہ الجھا ہوا تھا۔ خوشی ہوئی کہ آپ نے اس کی حقیقت کھول دی۔ میرا خیال ہے کہ یہ اس مسئلے پر بہت جامع تحریر ہے۔ خدا جزا دے۔

رہنمائے حج و عمرہ و زیارتِ مسجد نبوی ترجمہ: محمد لقمان سلفی۔ ناشر: ادارہ طبع و ترجمہ ریاض، سعودی عرب۔ کاغذ، طباعت، ٹائیٹل عمدہ۔ جیبی سائز۔ صفحات ۵۵۔ مفت تقسیم۔

ممتاز عالم دین مدیر زندگی رامپور انڈیا
مولانا سید عروج احمد قادری
نے قرآن و حدیث اور فقہ کی روشنی میں مختلف پہلوؤں پر جو کچھ لکھا
ہم سب کے لیے نہایت مفید کتاب
احکام و مسائل
حصہ اول
سفید عمدہ کاغذ
سائز ۲۳x۳۶/۱۶ قیمت ۵۱/- روپے لیمینیشن جلد کیساتھ طلب فرمائیں
پین اسلامک پبلشرز
عزیز مارکیٹ ۱۷۰۔ اردو بازار ۰ لاہور